REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۰ امان ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۹ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے رمضان کے ان آخری ایام میں خصوصیت اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ مارچ ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

بھارت اور امریکہ کے بہتر تعلقات

نیویارک ۹ مارچ ۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے بتایا ہے کہ صدر کینیڈی کے برسر اقتدار آنے کے بعد بھارت اور امریکہ کی حکومتوں اور اسی طرح اقوام متحدہ میں دونوں ملکوں کے وفود کے درمیان روابط بہت بڑھ گئے ہیں ۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ایک ڈپلومیٹ نے .... بتایا کہ یہ تبدیلی زیادہ تر اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے ۔ کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کا موجودہ امریکی حکومت پر اعتماد بہت بڑھ گیا ہے۔ تبدیلی کی دوسری وجہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چیسٹر باؤلز پر پنڈت نہرو کا ذاتی اعتماد ہے۔

خوفناک طوفان باد میں ۱۴ ہلاک

کلکتہ ۹ مارچ ۔ اطلاع ملی ہے کہ بھارتی صوبہ آسام میں ڈبروگڑھ اور سلچار شہروں اور ان کے نواحی علاقوں کو کل طوفان باد نے بری طرح تباہی کی لپیٹ میں لے لیا ۔ اس طوفان میں کم از کم چودہ افراد ہلاک ہو گئے ۔ متعدد مکان اور جھونپڑے اس طوفان کی زد میں آئے ۔ اس خوفناک جھکڑ نے کوئی تین سو جھونپڑیاں صرف تنسکیا کے علاقے ہی میں پیوند خاک کر ڈالیں ۔ سلچار میں تیز و تند آندھی نے بجلی کے کھمبے تک اکھاڑ پھینکے جس سے شہر تاریکی میں ڈوب رہا ۔

وجے لکشمی نائب صدر ہونگی

نئی دہلی ۹ مارچ ۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق برطانیہ میں بھارت کی ہائی کمشنر مسز وجے لکشمی پنڈت ۶۲

پاکستان میں قومی سائنسی کونسل اور پانچ تحقیقاتی کونسلیں قائم کی جائینگی

مشرقی و مغربی پاکستان کیلئے سائنسی تربیت کے دو مراکز (وزیر صنعت کی پریس کانفرنس)

راولپنڈی ۹ مارچ ۔ وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خاں نے کل یہاں انکشاف کیا کہ صدارتی کابینہ نے ایک قومی سائنس کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے پانچ یا اس سے زائد خود مختار ادارے ہوں گے ۔ وزیر صنعت گیارہ ارکان پر مشتمل سائنسی کمیشن کی پچپن سفارشات پر کابینہ کے فیصلوں کا اعلان کر رہے تھے ۔ سائنسی کمیشن صدر محمد ایوب خاں نے پچھلے سال مقرر کیا تھا ۔ وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خاں کمیشن کے چیئرمین تھے ۔ صدارتی کابینہ نے معمولی رد و بدل کے بعد کمیشن کی سفارشات منظور کر لی ہیں ۔ صدارتی کابینہ نے کمیشن کی یہ سفارش منظور کر لی ہے ۔ کہ ملک میں ایک قومی سائنسی کونسل اور پانچ سائنسی تحقیقاتی کونسلیں قائم کی جائیں ۔ کمیشن کی سفارشات میں مشرقی اور مغربی پاکستان میں دو سائنسی تربیتی مرکزوں کا قیام سائنسی سامان اور سائنس کا تحقیقاتی کام کرنے والوں ... سائنس کے طلباء کے لئے کتابوں کی فراخ دلانہ درآمد اور ایسے طلباء کے لئے ایک سو وظائف کی منظوری بھی جنہیں عملی اور نظریاتی سائنس کے مختلف شعبوں میں تربیت کے لئے باہر بھیجا جائیگا ۔

حکومت نے سائنسی کمیشن کی جو سفارشات منظور کی ہیں ان میں سائنسی تحقیقات کے لئے کافی فنڈز کی تخصیص اور سائنس دانوں کے لئے ایک الگ کیڈر کا قیام شامل ہے جنہیں معقول تنخواہیں دی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ ایک عبوری کیڈر قائم کرنے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے ۔ جس میں انجینئروں کو ملازم رکھا جائے گا ۔ انہیں تنخواہیں ادا کی جائینگی اور انہیں باقاعدہ سروسز میں شامل کرنے تک کم از کم تنخواہیں مقرر کی جائینگی ؛

چار بچے آگ میں جل کر ہلاک

نئی دہلی ۹ مارچ ۔ راجکوٹ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق پیر کو پوربندر سے کوئی چھ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں کی جھونپڑیوں میں آگ لگ گئی ۔ جس سے ۴ بچے آگ کے شعلوں میں جھلس گئے ۔

ملاوٹی تیل فروخت کرنیوالے تین ملزموں کو سات سے چودہ سال تک کی سزائیں

خاص فوجی عدالت دو اور ملزموں کے خلاف مقدمے کا عنقریب فیصلہ سنا دیگی

کراچی ۹ مارچ ۔ خاص فوجی عدالت نے تیل کے دو مشہور تاجروں عبد الحسین اور صدیق کو چودہ چودہ سال قید بامشقت اور صدیق کے ملازم احمد کو سات سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا ہے ۔ ان کے خلاف دوسرے ملزموں کے ساتھ سرسوں کا ایسا ملاوٹی تیل فروخت کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا ۔ جس کے باعث شہر کے کچھ افراد مفلوج ہو گئے تھے ۔ ملزمان عبد الحسین ، صدیق اور اس کے ملازم احمد کو پولیس نے دسمبر ۱۹۶۰ء میں گرفتار کیا تھا ۔ ان کی دو دکانوں سے پبلک اینالسٹ نے تیل کے جو نمونے حاصل کئے تھے ۔ ان میں معدنی تیل اور ہیوی ڈیوٹی موٹر آئل کی ملاوٹ پائی گئی تھی ۔ ملزمان کی گرفتاری سے پیشتر شہر میں اچانک فالج وبائی شکل اختیار کر گیا تھا ۔ ملزمان کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ ۲۲ کے تحت مقدمہ چلایا گیا ۔ جس میں وہ مجرم قرار پائے گئے ۔ باقی دو ملزموں علی محمد اور حاجی عمر پروپرائٹر بمبئی آئل ڈپو کلارک سٹریٹ کراچی کے خلاف مقدمہ کی سماعت آخری مراحل میں ہے ۔ توقع ہے کہ اس مقدمہ کا فیصلہ بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا ؛

۶۲ بھارت کی آئندہ نائب صدر ہونگی ۔ اور موجودہ نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن ڈاکٹر راجندر پرشاد کے جانشین ہونگے

حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ کی صحت کیلئے دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا حال ہی میں اپریشن ہوا ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ۔ مخلصین جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد تر کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

آنریری ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی

مذہبی کشمکش

"پاکستانی کدھر جائیں" کے زیر عنوان ایک ہفت روزہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا آغاز مضمون نگار نے بایں الفاظ کیا ہے :-

"اس وقت پاکستان اور پاکستان کے عوام ایک عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں۔ سیاسی خلفشار کو چھوڑتے ہوئے جو اپنی جگہ پر بہت وسیع اور قابل افسوس ہے۔ میں صرف مذہبی جانب پر نظر ڈالتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں بالکل دو متضاد لہریں چل رہی ہیں جو ملک کی کشتی کو بری طرح ہچکولے دے رہی ہیں اور عوام حیران ہو کر کچھ اس طرف اور کچھ اس طرف، کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہو جاتے ہیں یہ بات ملکی نظام کو خراب کر رہی ہے اور قوم کا دماغ سخت پریشان ہے۔ یہ غلطیاں بہرحال مضر ہے اور باعثِ فساد ہے لہٰذا ہمیں ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

صورتِ حال یہ ہے کہ ایک طبقہ وہ ہے جسے قدیم اسلامی یا قریب بہ قدامت کہنا چاہئے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو آج سے چودہ صدی پیچھے کی طرف لے جائیں مخلصین کی یہ جماعت پاکستان کو پرانے قیود میں مقید کر دینا چاہتی ہے اور نئے امور کو بھی اسی عینک سے دیکھنا چاہتی ہے یہ جذبہ صحیح ہو یا غلط بہر حال قابل قدر ضرور ہے۔

ایک دوسری جماعت جس کے خلوص میں مجھے کوئی شک نہیں، یہ چاہتی ہے کہ پاکستان کو یورپین ممالک کے دوش بدوش کھڑا کر دے دنیوی اعتبار سے یہ جذبہ بھی قابل قدر ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک حد تک غلط بھی ہو۔ یہ لوگ اسلام کی کوئی ایسی تعبیر ڈھونڈنا چاہتے ہیں جس میں سوائے چند چیزوں کے سب کچھ جائز ہو۔

مگر ان دونوں جماعتوں میں اختلافات کی اتنی بڑی خلیج حائل ہے کہ ایک عام پڑھا لکھا انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس کا ساتھ دے۔ لہٰذا کچھ بنظرِ عقیدت قدامت کے ساتھ ہو گئے ہیں اور کچھ نئی روشنی سے مرعوب ہو کر جدت پسندوں کے ساتھ، لیکن ملک کی اکثریت عجیب کشمکش میں مبتلا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان ایک بحرانی دور سے گذر رہا ہے جو یقیناً برا ہے اور آنے والی نسل کے لئے مضر ہے۔"

اس کا فیصلہ صاحب مضمون کے نزدیک اس طرح ہونا چاہیئے کہ

"فیصلہ یہ ہونا چاہئے جیسا کہ یورپین ممالک میں بھی ہے کہ دینی معاملات میں ہمیں ملاؤں کے قول کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے اور ان کی تعبیر کو صحیح سمجھنا چاہئے لہٰذا کسی جج، بیرسٹر یا وکیل یا کلرک کی رائے کو مذہبی معاملہ میں ہمیں کوئی وقعت نہیں دینی چاہئے۔ نہ ان لوگوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں خیال آرائی کریں۔ خواہ ان کا مطالعہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو اور خواہ وہ قرآن و حدیث کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ دینی معاملہ میں بات صرف اس کی مانی جائے گی جو دینی زندگی گذارنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے شغف رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو نماز کو اردو میں پڑھنا چاہتے ہیں ان سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں مفتی اسلام سے فتویٰ طلب کریں اور ان کے فیصلے کو مانیں خواہ ان کے دماغ میں ان کے فیصلے کی لم آئے یا نہ آئے۔ اس حد تک اسلام یقیناً نقلی ہے عقلی نہیں ہے یہی حال قربانی [?]، انکم ٹیکس، روزے، نماز پنجگانہ وغیرہ کا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص نماز پنجگانہ کو نہیں مانتا یا روزوں کو نہیں تسلیم کرتا تو ہمارے عوام اور نئے تعلیم یافتہ حضرات کو چاہئے کہ وہ ان کی بات پر دھیان نہ دیں اور اقتصادی، صنعتی، فنی اور ملکی امور کے بارے میں جو کچھ نیا طبقہ کہتا ہے ہمیں وہ بات ماننی چاہئے۔ ان چیزوں کے بارے میں ہمیں علماء سے فتویٰ طلب نہ کرنا چاہئے بالخصوص وہ امور جن کا وجود آج سے کئی صدی پہلے تک بھی اسلام میں بلکہ دنیا میں نہ تھا ہمیں چاہئے کہ انہیں اپنی ڈگر پر چلنے دیں اور ہر چیز کو دینی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کریں۔"

یہ مسئلہ واقعی موجود ہے اور نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ مضمون نگار نے اس کا حل یہ بتایا ہے کہ مذہبی معاملات میں مذہبی [?] علوم و فنون کے ماہرین کو ترجیح دی جائے اور دنیوی معاملات میں دنیوی علوم و فنون کے ماہرین کو ترجیح دی جائے۔ یہ بات جہاں تک رائے کا تعلق ہے ایک حد تک صحیح ہے ظاہر ہے کہ جو شخص کسی علم یا فن میں ماہرانہ قابلیت رکھتا ہو اس علم یا فن کے متعلق اس کی رائے غیر ماہر کے مقابلہ میں زیادہ قابل تسلیم ہوتی ہے

یہ درست ہے مگر دین صرف رائے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عملی زندگی ہے اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی اصولوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ فی الحال شاید قدیم قسم کے اہل علم حضرات دینی امور کے زیادہ پابند ہوتے ہیں مگر ان میں بھی ظاہرداری حد درجہ کی آگئی ہوئی ہے۔ اگر یہ لوگ جس طرح ظاہری دینی امور پر عمل کرتے ہیں اس میں حقیقی خلوص پایا جائے تو یہ مسئلہ بہت حد تک حل ہو جاتا ہے۔ عمل کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ کے احکام کی پابندی کی جائے اور بس بلکہ ضروری ہے کہ ان اعمال کی صحیح روح کو قائم کیا جائے اور تقویٰ نیکی اور صداقت کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں نمایاں کیا جائے۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ نو تعلیم یافتہ علم دین کے ماہر نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا علم پہلے طبقہ سے بدرجہا بہتر ہو۔ اس لئے دونوں کے درمیان، متعین حد فاصل نہیں کھینچا جا سکتا۔

پھر حقیقی دین وہی ہے جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلعم میں موجود ہے۔ اس کے فہم کے لئے قدیم وجدید کا کوئی امتیاز نہیں کیا جاسکتا پہلے لوگوں نے بعض معاملات کی تفسیر اپنے زمانے کے لحاظ سے کی ہے۔ علم دین کو اس میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے محض ان لوگوں کو دین کا ماہر تسلیم نہیں کیا جانا چاہیئے جنہوں نے قدیم طریقوں سے علم دین حاصل کیا ہے۔ مہارت دین کا معیار اس سے بہت بلند ہونا چاہیئے۔ پھر کسی رائے کو محض اس لئے رد نہیں کرنا چاہیئے کہ رائے دینے والے نے چٹائی پر بیٹھ کر قدیم طریقوں سے علم دین نہیں سیکھا۔ اس طرح تو دین ایک جامد چیز بن جائے گا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ نئے اجتہاد کا متمنی ہے۔

اس وقت جس چیز کی زیادہ ضرورت ہے وہ باہم رواداری کی روح ہے۔ اور لا اکراہ فی الدین پر ہر خیال کے آدمی کو عمل کرنا چاہیئے محض اس لئے کہ فلاں نے فلاں مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی اس لئے اس کی رائے کو جبراً دبا دینا چاہیئے اسلام میں جائز نہیں اور نہ یہ امر ملک و قوم کے امن و سکون کے لئے مفید ہے۔ البتہ ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی جائز نہیں ہونا چاہیئے ورنہ علمی رنگ میں کسی مسئلہ پر بحث کرنا معیوب نہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات میں یہ بیماری بہت عام ہو چکی ہے کہ کسی مسئلہ میں اپنی رائے کے خلاف رائے کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ اگر ہمارے اہل علم حضرات برداشت کا مادہ پیدا کرلیں تو قدیم وجدید کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔

قادیان جانیوالے احباب کیلئے ضروری ہدایت

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو اصحاب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں۔ اب دیکھا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس ہدایت کی کماحقہٗ پابندی نہیں ہو رہی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔

اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے۔ اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔

(مرزا بشیر احمد ربوہ ناظر خدمتِ درویشاں ربوہ)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ / امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں +

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا ایک خاص پہلو

شیخ خورشید احمد

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت (۲ مارچ ۱۹۶۱ء) میں پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کا تذکرہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے نہایت صاف واضح اور کھلے الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی۔ اور اسے بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا۔ اور پھر کس طرح نہایت حیرت انگیز رنگ میں معجزانہ طور پر یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کا کشف

اس پیشگوئی کا ایک خاص پہلو جو اس کی اہمیت و عظمت میں بہت اضافہ کر دیتا ہے یہ ہے کہ آج تک کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکا کہ اس کے پورا ہونے میں کسی انسانی کوشش یا انسانی منصوبہ کا ہاتھ تھا اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ جس کی طرف خود پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے سلسلہ میں اپنا جو کشف تحریر فرمایا اس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ

"میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے ..... تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام ..... کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے"۔

(برکات الدعا)

اس کشف سے جو پیشگوئی کے پورا ہونے کے کئی برس قبل شائع کر دیا گیا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام صاحب کی ہلاکت ایک ایسے وجود کے ذریعہ مقدر تھی جو "قوی ہیکل۔ مہیب شکل (گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے) اور ایک نئی خلقت اور شمائل کا ہوگا۔ گویا وہ انسان نہیں بلکہ ملائک شداد و غلاظ میں سے ہوگا۔

آریہ سماجیوں کا اقرار

جب یہ پیشگوئی پوری ہوئی تو اور تو اور خود پنڈت لیکھرام صاحب کے عقیدتمندوں اور ساتھیوں کے زبان قلم سے بھی اللہ تعالے نے یہ الفاظ لکھوا دیئے کہ

پنڈت لیکھرام صاحب کو ہلاک کرنے والا وجود "صورت شکل سے خوفناک معلوم ہوتا تھا"۔ اس کی "آواز مہیب لہجہ لئے ہوئے تھی" تمام لوگ اس کو "خوفناک اور بھیانک" کہتے تھے۔ اور اس کی "آنکھوں سے خون اترا ہوا تھا"

(ملاحظہ ہو رسالہ بہادر لیکھرام مصنفہ پنڈت سنت رام آشفتہ)

قاتل کا سراغ لگانے کی جدوجہد

جب پنڈت صاحب پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گئے تو آریہ سماجی حلقوں میں ایک شور برپا ہو گیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں ہلاک کروا دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا۔

"ہمارا ماتھا تو اس وقت ٹھنکا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی"۔

(رئیس ہند ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

آریہ سماجی حلقوں نے ایک طرف تو پنڈت لیکھرام کے قاتل کا سراغ لگانے کی پوری کوشش کی۔ اور دوسری طرف انہوں نے حکومت پر بھی دباؤ ڈالا۔ اور پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قاتل کا سراغ لگائے۔

حکومت کی طرف سے تحقیقات

چنانچہ برطانوی حکومت کی مشینری بھی سرگرم عمل ہو گئی۔ اور ہر قسم کے ظاہری اور خفیہ ذرائع کے ذریعہ قاتل کا سراغ لگانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں۔ تحقیقات ہوئی۔ رپورٹیں ہوئیں۔ خانہ تلاشیاں بھی ہوئیں۔ غرض جو کچھ ممکن تھا سب کچھ ہوا۔ اور اس سلسلہ میں کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا۔ لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

برطانوی حکومت نے قاتل کا کھوج لگانے کی جو ملک گیر اور ہمہ گیر کوشش کی اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت نے نہ صرف احمدی بلکہ غیر احمدی مسلمانوں کے پرائیویٹ اور خالصاً نجی خطوط اور تاروں کو بھی سنسر کیا۔ تاکہ شاید ان کے ذریعہ قاتل کا کوئی پتہ چل سکے۔ لیکن پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

پرائیویٹ اور نجی خطوط اور تاروں کو سنسر کرنے کے ثبوت کے طور پر ہم ذیل میں ایک معزز غیر احمدی دوست کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جو کراچی کے ایک احمدی دوست مکرم مولوی عبد الحمید صاحب سکرٹری تصنیف جماعت احمدیہ کراچی کے ذریعہ ہمیں موصول ہوئی ہے۔

مولوی عبد الحمید صاحب تحریر فرماتے ہیں

اس عاجز کے خالو میاں محمد علی صاحب قریشی تھے جو محلہ قریشیاں عقب کشمیری بازار لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ اور خان بہادر میاں سراج الدین صاحب قریشی کے رشتہ داروں میں سے تھے ان کا انتقال پارٹیشن کے بعد ہوا ہے۔ لیکن یہ واقعہ جو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پارٹیشن سے پہلے کا ہے۔ خاکسار سالانہ جلسہ قادیان دارالامان سے واپسی پر اکثر لاہور خالو صاحب مرحوم کے پاس چند دن ٹھہر کر واپس دہلی جایا کرتا تھا۔ وہ احمدی نہیں تھے ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا کہ میاں میں تو احمدی نہیں لیکن پھر بھی آپ کے (حضرت) مرزا صاحب کی وجہ سے مجھے بھی ایک دفعہ اچھی خاصی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا کہ واقعہ یوں ہوا کہ جس دن پنڈت لیکھرام صاحب قتل ہوئے اس دن پنجاب یونیورسٹی کے کسی امتحان (غالباً میٹرک) کا نتیجہ نکلا تھا خالو صاحب کے کوئی دوست یا عزیز تھے جنہوں نے یہ امتحان دیا تھا اور امتحان دے کر وہ حیدرآباد دکن چلے گئے تھے اور خالو صاحب کو تاکید کر گئے تھے۔ کہ نتیجہ امتحان کی اطلاع انہیں بذریعہ تار دی جائے۔ وہ صاحب امتحان میں کامیاب ہو گئے اور خالو صاحب نے انہیں اسی دن ایک تار بھیج دیا جس کا مضمون یہ تھا۔

Congratulations on Success

(یعنی کامیابی کی مبارک ہو)

انہوں نے فرمایا کہ یہ تار دے کر میں اطمینان سے گھر آ گیا۔ دوسرے دن صبح ہی یا دو تین دن بعد (خاکسار کو ٹھیک یاد نہیں رہا) پولیس کے چند آدمی میرے مکان پر آ دھمکے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے ساتھ تھانہ چلیں۔ آپ کو وہاں بلایا ہے۔ خالو صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بہت کہا کہ بھائی کچھ بتاؤ تو سہی کہ کیا بات ہے؟ آخر میں نے کیا جرم کیا ہے؟ لیکن ان سپاہیوں نے کہا کہ صاحب ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ آپ کو بلایا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ فرمانے لگے اس ناگہانی مصیبت کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہوئی اور گھر والے الگ سخت حیران و پریشان تھے۔ لیکن سوائے سپاہیوں کے ہمراہ جانے کے کوئی اور چارہ نہ تھا۔ جب میں تھانہ پہنچا تو دو ایک افسر مجھے الگ کمرہ میں لے گئے اور میرا تار جو میں نے حیدرآباد بھیجا تھا مجھے دکھا کر مجھ سے دریافت کیا کہ کیا یہ تار آپ نے ہی بھیجا ہے؟ میرے اثبات میں جواب دینے پر انہوں نے کہا کہ آپ کو کونسی کامیابی ہوئی تھی جس کی مبارکباد آپ نے بھیجی ہے۔ خالو صاحب نے فرمایا کہ میں نے انہیں بتایا کہ میرے فلاں عزیز نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان دیا تھا اس کا نتیجہ کل نکلا تھا وہ امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ اس لئے میں نے اسے مبارکباد کی تار بھیجی تھی۔ جب ان افسروں کو پوری طرح اطمینان ہو گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ اچھا آپ جا سکتے ہیں۔ خالو صاحب فرمانے لگے کہ میں نے ان سے کہا کہ آخر کچھ مجھے بھی بتایا جائے کہ بات کیا ہے اور میری طلبی کیوں ہوئی ہے اس پر پولیس کے افسر نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم پنڈت لیکھرام کے قتل کی تفتیش کر رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اسی دن کا آپ کا ارسال کردہ یہ تار بھی ہمارے ملاحظہ میں آیا۔ تو لازماً ہمارا خیال اس طرف گیا کہ شاید آپ نے لیکھرام کے قتل پر مبارکباد کا تار بھیجا ہو۔ اور اس طرح شاید آپ کے ذریعہ قتل کا کوئی سراغ مل سکے۔ چونکہ تار میں کوئی وضاحت نہیں تھی۔ صرف یہی لکھا تھا کہ "کامیابی کی مبارکباد" اس لئے ہم نے آپ سے بازپرس کرنا ضروری سمجھا۔

خالو صاحب تو اب زندہ نہیں ہیں لیکن یہ خاکسار اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ اسی طرح خاکسار کو سنایا تھا۔ الفاظ میں کچھ فرق ہو سکتا ہے لیکن اصل واقعہ جو انہوں نے بیان کیا تھا اسی طرح پر ہے۔ چونکہ یہ واقعہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اس لئے خاکسار نے ضروری سمجھا کہ اس سچی شہادت کو محفوظ کر دیا جائے۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تصنیف

انجمن احمدیہ کراچی

مندرجہ بالا شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام کے قاتل کا کھوج لگانے کے سلسلہ میں پولیس اور حکومت نے اپنی تحقیق و تفتیش کو مکمل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی یہاں تک کہ انہوں نے پرائیویٹ خطوط اور تاروں کا بھی محاسبہ کیا اور ان کے ذریعہ بھی تحقیق کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور کامیابی بھلا ہو کیونکر سکتی تھی جبکہ اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل نے پہلے سے یہ بتا دیا تھا کہ پنڈت لیکھرام کا قاتل

"ایک نئی خلقت اور شمائل رکھنے والا وجود ہوگا اور وہ انسان نہیں بلکہ ملائک شداد و غلاظ میں سے ہوگا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج

حضور علیہ السلام کو چونکہ مندرجہ بالا حقیقت پر پورا یقین اور ایمان تھا اس لئے جب آریہ سماجی حلقوں نے بہت شور مچایا اور حضور کو لیکھرام کے قتل کا ذمہ وار ٹھہرانے کی کوشش کی تو حضور نے کمال تحدی اور جرأت کے ساتھ — ایسی جرأت اور تحدی کے ساتھ جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل میں ہی ہو سکتی ہے — اتمام حجت کے طور پر آریہ صاحبان کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا کہ:

"میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ کہ ایک ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک ہے یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا! ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور پر تمام دنیا کو شبہات سے چھڑاوے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا ہے۔"

(اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

مندرجہ بالا سطور کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ حضور کو اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اس امر پر کہ قتل لیکھرام میں کسی انسانی ہاتھ کا مطلقاً دخل نہیں تھا یقین اور وثوق تھا۔ یہ حضور کا ایسا چیلنج۔ تحدی اور للکار تھی جسے بجا طور پر اس سلسلہ میں غیر مسلموں کے لئے اور بالخصوص آریہ سماجی حلقوں کے لئے اتمام حجت کی آخری حد قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن آج تک کسی شخص کو اسے منظور کرنے کی ہمت و جرأت نہ ہوئی۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے بھی عملاً یہ تسلیم کر لیا کہ

فی الحقیقت پنڈت لیکھرام کا قاتل کوئی انسان نہ تھا بلکہ وہ "ملائک شداد اور غلاظ میں سے تھا"

خلاصہ یہ کہ اس پیشگوئی کا یہ پہلو اس کی عظمت اور شان و شوکت کو بہت بڑھا دیتا ہے کہ اس پیشگوئی میں قبل از وقت یہ بتا دیا تھا کہ اسے پورا ہونے میں کسی انسانی ہاتھ کا مطلقاً دخل نہ ہوگا۔ اور حکومت اور مخالفین باوجود پوری کوشش کرنے کے آج تک اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل ثابت نہیں کر سکے اور نہ آئندہ ہی کر سکیں گے۔

ولادت

میری بچی عزیزہ مبارکہ (بیگم میر محمود علی صاحب ہاشمی) کو اللہ تعالیٰ نے ۸ فروری کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ و قرۃ العین بنائے۔ آمین (نومولودہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی پڑنواسی ہے)

(بیگم فاضل الٰہ دین سکندر آباد دکن۔ انڈیا)

درخواستہائے دعا

خاکسار نومبر گذشتہ سے یہاں برائے تعلیم اور میڈیکل ٹریننگ (میڈیسن اور ملٹری وائفری) آیا ہوا ہے تاکہ واپس جا کر اللہ تعالیٰ کے غریب بیمار بندوں کی خدمت کر سکوں۔ درویشان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر نذیر احمد آف بنیر ثم حال وارد ڈبلن (آئرلینڈ))

(۲) میں اور میرے والد ڈاکٹر شمس الدین صاحب (دہلوی) بعض پریشان کن حالات سے گذر رہے ہیں۔ والد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین احمد (ہیلپ اسسٹنٹ) دی لاہور سنٹرل کوآپریٹو سٹور دی مال لاہور)

(۳) میں بعض پریشانیوں میں ہوں۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز قطب احمد بٹ عرصہ سے ٹی بی کا مریض ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو شفا دے اور میری مشکلات دور فرمائے۔ آمین

(دعا گو قطب احمد بٹ پشاور)

عید فنڈ

عید مومنوں کے لئے ایک بہت بڑی خوشی کا موقعہ ہے۔ مہینہ بھر پورے جوش اور خلوص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرنے میں انہیں جو کامیابی حاصل ہوتی اس پر وہ جتنی بھی خوشی منائیں کم ہے۔ اس کے لئے یہ جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس مسرت اور شادمانی کے موقعہ پر اچھے سے اچھا پہنیں اور اچھے سے اچھا کھائیں۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو تحفے پیش کریں اور اپنے رب کا شکر کریں جس نے انہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ ہاں اس خوشی کے موقعہ پر دینی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔ ہمارا پیارا دین اسلام اس وقت کمزوری کی حالت میں ہے۔ ہمارے لئے حقیقی راحت اور شادمانی کے دن وہی ہوں گے جب ہمارا مذہب دنیا میں سرفراز ہو جائے اور اس کے جھنڈے اس کرۂ ارض کے کونے کونے میں لہرانے لگیں۔ مومنوں کے لئے حقیقی عید کا وہی وقت ہوگا۔

پس عید کی خوشی کے اظہار کے لئے آپ جتنی رقم خرچ کر سکتے ہوں اس میں سے کچھ رقم اپنے سلسلہ کو بھی تحفہ کے طور پر عید فنڈ کی شکل میں پیش کریں بلکہ بہتر یہ ہے کہ آدھی سے زیادہ رقم عید فنڈ میں ادا کی جائے۔ اور آدھی سے کم رقم کپڑوں۔ کھانوں اور دوسرے رنگوں میں عید کی خوشی منانے پر خرچ کی جاوے۔ تا آپ کو جلد از جلد حقیقی عید کا دن میسر ہو۔

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب سابق ٹیکس کلکٹر ٹاؤن کمیٹی ربوہ مورخہ ۶ مارچ کو ساڑھے چار بجے شام ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی حضرت صوفی نبی بخش صاحب آف افریقہ کے بیٹے تھے اور بہت مخلص احمدی تھے۔ ایک لڑکی اور چھ لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ ۷ مارچ کو بعد نماز عصر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ بعد ازاں آپ کو عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اہلیہ خلیفہ عبدالمنان صاحب انجینئر کا انتقال

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب انجینئر (ابن مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں) کی اہلیہ عزیزہ ناصرہ بیگم (بنت خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب انجینئر مرحوم) بعمر قریباً تیس سال دو ماہ شدید بیماری میں مبتلا رہ کر ۵ مارچ ۱۹۶۱ء کو کراچی میں وفات پا گئیں اور ۶ مارچ کو لاہور میں مدفون ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑی لڑکی تیرہ سال کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کا حافظ و ناصر ہو خلیفہ عبدالمنان صاحب۔ ان کے خاندان اور خان بہادر صاحب مرحوم کے خاندان کو صبر جمیل بخشے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

احباب جماعت سے ضروری گذارش

اخبار الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی — احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ یہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں۔ اس طرح کسی بھی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی

(مینیجر الفضل)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی چند خصوصیات

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کو چند ایک ایسی خصوصیات حاصل تھیں جن کی وجہ سے وہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نمایاں اور ممتاز تھے مثلاً :-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تین سو تیرہ خاص اصحاب کی جو فہرست انجام آتھم میں شائع فرمائی اس میں ۱۰۱ نمبر پر حضرت بھائی جی مرحوم کا نام درج ہے۔ اس فہرست کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضورؑ نے یہ فہرست درج کرنے سے پہلے یہ تحریر فرمایا کہ

"چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی ...... اتمام حجت کے لئے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی ہے۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں پر ثابت قدم کرے"۔

(۲) حضرت بھائی جی رضی اللہ عنہ کو یہ توفیق و سعادت بھی نصیب ہوئی کہ ۱۹۰۰ء میں آپ خطبہ الہامیہ والی عید میں شامل ہوئے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری ایام میں آپ کو حضورؑ کی خدمت میں حاضر رہنے کا خاص موقع ملا۔ حضور کے وصال پر حضورؑ کے جسد اطہر کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں شامل ہونے اور خدمت کرنے کا بھی آپ کو خاص موقع اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر ایک اشتہار زیر عنوان تبصرہ شائع فرمایا۔ اور اسے گھروں میں چسپاں کرنے کا ارشاد فرمایا اس اشتہار میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

"لیکن خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر قربان جاؤں۔ کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے یہ الہام کیا۔

انا نبشرک بغلام حلیم۔ ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم خوشخبری دیتے ہیں۔ جو بمنزلہ مبارک احمد ہوگا۔ اور اس کا قائمقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہوں اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی۔ تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا۔ بلکہ زندہ ہے۔... اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں تو دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے پیشگوئی کی گئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں"۔

حضرت بھائی جی مرحوم اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے عینی شاہد تھے آپ کو اللہ تعالےٰ نے لمبی عمر بخشی اور آپ کو ایک طویل مدت تک اس پیشگوئی کو پورا ہونے کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔

(۵) ۱۹۴۷ء کے بعد جن اصحاب کو قادیان میں بطور درویش رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ان میں تین سو تیرہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تین بزرگ بھی شامل تھے۔ ان میں سے ایک خاکسار کے والد مرحوم یعنی حضرت میاں محمد الدین صاحب درصل باقی نویس تھے جو یکم نومبر ۱۹۵۱ء کو قادیان میں فوت ہوئے اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے۔ تین سو تیرہ کی فہرست میں حضرت والد صاحب کا نام ۱۲۳ پر درج ہے۔ دوسرے حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب نو مسلم تھے۔ آپ کا نام فہرست میں نمبر ۲۷ پر درج ہے آپ بھی قادیان کے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں ان تین بزرگوں میں سے آخری بزرگ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب تھے جو اب فوت ہوئے ہیں اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہیں۔

ان ہر سہ صحابہ کبار میں ایک امر مشترک بھی ہے وہ یہ کہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کو احمدیت میں داخل کرنے والے حضرت منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲ موضع بلانی کھاریاں ضلع گجرات تھے۔ جو حضرت مرزا محمد اشرف صاحبؓ سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے والد تھے میرے والد ماجد میاں محمد دین صاحب ریٹائرڈ واصلباقی نویس بھی انہی حضرت مرزا منشی جلال الدین صاحب کے ذریعہ ہی احمدی ہوئے تھے۔ جب ۱۹۰۲ء میں حضرت منشی مرزا جلال الدین صاحب کا بلانی میں انتقال ہوا تو ان کی تجہیز و تکفین کے فرائض بھی حضرت والد صاحب نے ہی ادا کئے ۔ اسی طرح سے اس فہرست کے آخری صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ جو اب فوت ہوئے ہیں۔ ان کی شادی ڈنگہ ضلع گجرات میں ہوئی اس طرح سے حضرت بھائی صاحب کا تعلق بھی ضلع گجرات سے تھا۔

وصیت کی اہمیت

نظام وصیت کی تکمیل پر کیا ہوگا؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ اپنی معرکۃ الآراء تقریر نظام نو میں فرماتے ہیں :-

"غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ درست بات نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی روٹی کا سامان مہیا کیا جائیگا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائیگا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائیگا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سروسامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ (اس لئے کہ) وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائیگا نہ امیر گھاٹے میں رہیگا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑیگی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا"۔

ایسے بابرکت نظام کی تکمیل میں پیچھے رہنا نیک بختی کی علامت نہیں ہے۔ پس جن اصحاب نے اب تک وصیت نہیں کی وہ حضور کے اس ارشاد پر غور اور پھر غور کریں اور نظام وصیت کی تکمیل کے لئے آگے آجائیں کہ وقت تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے

(سیکرٹری مجلس کار پرداز)

ولادت

خدا تعالےٰ نے مکرم محمود احمد صاحب بی۔ اے کو مورخہ ۲ فروری ۶۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود ملک عبدالحمید صاحب ساکن وار برٹن ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم و محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

تمام بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ صاحب اقبال اور خادم دین بنائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

خاکسار قریشی سعید احمد شاہد مربی سلسلہ شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

۱ - میرا ماموں زاد بھائی سلطان احمد اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحق سیکرٹری محاسب جماعت احمدیہ موضع کوٹ گھمن)

۲ - برادرم عبدالرشید دہلوی کی اہلیہ پانچ چھ ماہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احقر العباد: عبدالرحمان۔ دہلوی دار الصدر غربی ربوہ)

نقد ادائیگی چندہ وقفِ جدید۔ سالِ چہارم

ایسے مخلصین احباب کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنا سالم چندہ یا وعدہ کے مطابق چندہ کا ایک حصہ ادا کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور خدمتِ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

- مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ۱۰۰-۰۰
- شیخ عبدالحفیظ صاحب " ۱۰۰۰-۰۰
- ملک بشیر احمد صاحب صدر کراچی ۱۰۱-۰۰
- منشی محمد بخش صاحب گوکھووال چک ۱۲۱ لائلپور ۶-۳۸
- کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب لائلپور ۶-۰۰
- قریشی عبدالرشید صاحب ۵-۰۰
- عبدالرشید صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
- محمد حمزہ صاحب " ۶-۰۰
- پیر صلح الدین صاحب خانیوال ۶-۰۰
- غلام سرور صاحب " ۶-۰۰
- نذیر احمد صاحب سکرنڈ ضلع نوابشاہ ۹-۰۰
- محمد یحییٰ صاحب ٹنڈو یارو سندھ ۲۲-۲۵
- مبشر احمد صاحب ٹیکسٹائل ملز نوشہرہ ۱۳-۰۰
- حکیم عطاء الرحمٰن صاحب کھروٹیاں سیالکوٹ ۱۰-۰۰
- غلام محمد صاحب داؤد خیل ۶-۰۰
- حکیم شیخ محمد صاحب ڈگری تھرپارکر ۱۸-۵۶
- مرزا محمد احمد صاحب " ۶-۷۵
- محمد عبدالحق صاحب ضلع مومن سنگھ ۱۳-۰۰
- منشی عبداللطیف صاحب دارالصدر ربوہ ۷-۰۰
- مرزا محمد صادق صاحب دارالبرکات ربوہ ۶-۰۰
- محمد اعظم صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ۱۵-۰۰
- جماعت کراچی ۱۲۱-۰۲
- لجنہ کراچی ۲۴-۰۰
- ماسٹر حسن دین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور ۷-۲۵
- منشی محمد شفیع صاحب " ۹-۰۰
- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۷-۰۰
- محمود احمد صاحب ظفر " ۱۰-۰۰
- عمر دین صاحب " ۶-۰۰
- چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۰-۰۰
- میاں محمد سلیم صاحب عارف " ۶-۰۰
- خان صاحب میاں محمد شریف صاحب " ۱۵-۰۰
- چوہدری محمد حسین صاحب گگو ۸-۵۰
- مولوی محمد صدیق صاحب " ۶-۵۰
- چوہدری غلام احمد صاحب پاکپٹن ۶-۱۹
- حشمت علی صاحب " ۶-۰۰
- سید محمد صادق صاحب ہاشمی " ۱۲-۰۰
- محمد اسحٰق صاحب نورنگ فارم ۱۰-۷۵
- محمد صادق صاحب " ۱۱-۰۰
- حاکم علی صاحب اوکاڑہ (بلا تفصیل) ۳۲-۰۰
- جماعت کراچی ۴۹۵-۰۶
- " " ۱۹۱-۰۰
- لجنہ کراچی ۴۹-۰۰

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۱ء میں "مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابلِ قدر مثالیں" کے تحت شائع ہونے والی فہرست نمبر ۱۲ کے شمارہ نمبر ۱۳۸ میں غلطی ہو گئی ہے۔ حسب ذیل تصحیح فرما لی جائے:۔ مکرم ملک محمد حیات صاحب نسوآنہ سکنہ دلو ضلع جھنگ منجانب والد مرحوم ملک خان محمد صاحب نسوآنہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (انور شاہ ارشد بیت الظفر۔ ربوہ)

(۲) جلسہ سالانہ کے ایام میں جبکہ خاکسار مع اہل و عیال ربوہ گیا ہوا تھا گھر میں چوری ہو گئی۔ جس کی وجہ سے شدید نقصان ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی تلافی فرمائے اور میری پریشانیاں دور کرے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد امبالوی منڈی مریدکے)

(۳) خاکسار کے بچے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (شیخ محمد خان ایجنٹ اخبار الفضل پشاور)

مجھے چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب ان کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع بہادرپورہ تحصیل نارووال)

(۴) خاکسار کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ برادران سلسلہ باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید محمد میاں سلیم شاہجہانپوری نوابشاہ سندھ)

(۵) میرے والد محمد صادق صاحب احمدی کارکن ریٹائرڈ ڈپٹی چیف کنٹرولر این ڈبلیو آر چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مقصود احمد شمیم لاہور)

قیادت خدمت خلق انصار اللہ کی بقیہ ہدایات

الفضل مورخہ ۲ مارچ ۱۹۶۱ء میں مجالس انصار اللہ کے لئے ہدایات شائع ہوئی ہیں۔ ان میں قیادت خدمت خلق کے ماتحت مندرجہ ذیل ہدایات درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔ مجالس انصار اللہ انہیں بھی عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

۱۔ جسم۔ لباس اور گھر کی صفائی کے علاوہ ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

۲۔ مکھی اور مچھر کے انسداد کی تدابیر اختیار کی جائیں۔

۳۔ بیماروں کی تیمارداری کی جائے۔

۴۔ سایہ دار درخت لگائے جائیں۔ عام گزرگاہوں اور مناسب جگہوں پر حتی الوسع آب نوشی کا انتظام کیا جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کا شوق

مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ دارالصدر ربوہ سے تحریر کرتی ہیں کہ پندرہ روپے حاضر خدمت ہیں۔ قبول فرما کر رسید سے مطلع فرما دیں۔ آجکل خاکسارہ سخت مالی بحران میں مبتلا ہے ابھی تک کوئی صورت چندہ ادا کرنے کی پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ سخت متفکر تھی۔ رات دو ڈیڑھ گھنٹہ تک اسی ادھیڑبن میں پڑی ہوئی تھی کہ کیا تدبیر نکالنی چاہئے کہ جس سے سابقون الاولون کی لسٹ میں شامل ہو جاؤں۔ الحمد للہ یہ خیال آیا کہ بچے کے عید کے جوتے کی قیمت جو رکھی ہے اس کا چندہ ادا کر کے دعا میں شامل ہو جاؤں خدا تعالیٰ مالک ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کے دینی و دنیوی مقاصد کو پورا فرمائے اور ان کی اولاد کو خادمِ دین بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"چندہ وقفِ جدید" کے بارہ میں حضور کے ارشاد کی وضاحت

احباب جماعت کی ارسال کردہ فہرستہائے وعدہ جات وقفِ جدید پر نظر ڈالنے سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ احباب کو حضور کے گزشتہ ارشاد کی وجہ سے غالباً ابھی تک یہ غلط فہمی ہے کہ وقفِ جدید کا چندہ صرف ۔/۶ روپے سالانہ مقرر ہے۔ حالانکہ حضور نے بعد میں احباب جماعت کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے متواتر ارشاد فرمایا ہے کہ احباب اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ ۔/۶ روپے تو کم از کم معیار ہے۔ جو غربا اور نادار احباب کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ حضور کے اس ارشاد کے مطابق صاحبِ حیثیت احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظرثانی فرما دیں اور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات میں اضافہ کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

وصایا

"ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔"

نمبر ۱۵۹۷۴:- میں گل شاد ربوہ گل جان قوم افغان

پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوست ڈاکخانہ جاجی ضلع خوست صوبہ افغانستان بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء بدرضیہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے نہ زیور ہے اور نہ کوئی حق مہر میرے خاوند کی جائیداد جو اس وقت میرے حصہ کی موجود ہے میرے قبضہ میں ہے وہ حصہ زمین و مکان اس کی قیمت ۔/۵۰۰ روپیہ تقریباً ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور میں ساتھ ساتھ انشاء اللہ ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جائیداد زائد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا مسماۃ گل شاد ربوہ گل جان

گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین چغتائی مبلغ بیت السخاوت ربوہ ۱۲/۲/۵۹

گواہ شد:۔ دوست محمد افغان بقلم خود بیت السخاوت ربوہ

نمبر ۱۵۹۷۶:- میں مستری فضل کریم ولد محمد دین صاحب مرحوم

قوم پٹھان لودھی پیشہ کاروبار عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ۷۹۷ نیبری کالونی منگھا پیر روڈ کراچی ۱۶ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کاروبار کرتا ہوں جس کے سلسلہ میں مجھے ایک سو روپیہ ماہوار آمد اوسطاً ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا ہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی ... رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔ العبد مستری فضل کریم بقلم خود

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی ایران ٹریڈ سنٹر ملکوری گارڈن کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد۔ مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۹۷۷:- میں سعیدہ بیگم زوجہ مرزا عبدالقدیر صاحب

قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کے ۲۴۴/۲ پی کے ایف ایکسٹینشن ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۵ فروری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار ۔/۲۰۰۰ روپے، ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۵ تولہ ۲۔ جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ ٹیکہ طلائی ایک عدد ۱/۲ ۱ تولہ (۴) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ (۵) کپڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولہ نکلس طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ ۳ تولہ جملہ وزن اندازاً سولہ تولہ قیمت ۱۹۲۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

فقط ۵ فروری ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ سعیدہ بیگم ۵/۲/۶۱

گواہ شد:۔ مرزا عبدالقدیر خاوند موصیہ ۵/۲/۶۱

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

درخواستہائے دعا

میرے ایک غیر احمدی دوست حکیم شبیر محمد صاحب کا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے (بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سانگھڑ)

میرے بھائی کا چھوٹا لڑکا سیف الرحمٰن بیمار ہے احباب جماعت بچے کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (سعید احمد سول ہسپتال مٹھی نگرپارکر ضلع تھرپارکر)

آپ کی قیمت اخبار اپریل سنہ ۱۹۶۱ء میں ختم ہو رہی ہے

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار الفضل اپریل ۶۱ء میں ختم ہو رہی ہے اور ان کے نام وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما دیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔

نیز جن احباب کے نام ان کی ہدایت کے مطابق وی پی نہیں کئے جاتے وہ براہ کرم اپنا چندہ اخبار مدت ختم ہونے سے قبل بھجوا دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ اختتام مدت
۳۲۸۵	مولوی اللہ دتہ صاحب	۱ ۴/۶۱
۳۲۸۶	محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ	//
۳۲۸۷	بشیر احمد صاحب تنویر	//
۳۲۸۴	محمد عقیل صاحب	//
۳۰۷۳	زہرہ بیگم صاحبہ	//
۳۰۵۶	احمدیہ دارالتبلیغ بکوال	//
۳۴۹۸	قاضی رشید احمد صاحب نمبردار	//
۲۸۲۷	مرزا سلطان احمد و مرزا بشیر احمد صاحبان	//
۳۴۲۶	میر اللہ بخش صاحب تسنیم	//
۳۶۱۶	سید کاظم حسین شاہ صاحب	//
۲۲۸۵	چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ	۲ ۴/۶۱
۳۳۵۶	میاں مقبول احمد و میاں محمود احمد صاحبان	۳ ۴/۶۱
۲۴۳۱	چوہدری بابان صاحب	//
۳۱۳۱	مولوی نظام الدین صاحب	//
۵۵۰	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	//
۱۰۱۷	احمد علی صاحب	//
۳۵۸۵	چوہدری عبدالمالک صاحب	//
۸۴	سلیم برادرز نوشہرہ	۴ ۴/۶۱
۳۲۹۳	حوالدار غلام احمد صاحب	//
۳۱۰۵	محمد شفیع صاحب	۵ ۴/۶۱
۳۱۰۶	ایس ایم خورشید صاحب	//
۳۰۷۶	نصیر اللہ صاحب	//
۱۸۹۹	محمود احمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب	//
۳۸۱	چوہدری محمد رمضان صاحب	//
۳۴۳۰	جان محمد صاحب	۶ ۴/۶۱
۲۴۸۶	چوہدری ریاض احمد صاحب	//
۲۷۰۳	پیر محمد یوسف صاحب بی اے بی ٹی	//
۳۲۹۶	مسز میجر عزیز احمد صاحب کمانڈر	۷ ۴/۶۱
۲۲۹۵	عبدالقدیر صاحب شاہد	//
۴۷	ڈاکٹر محمد الدین صاحب	//
۱۳۴۲	چوہدری علی احمد صاحب	//
۳۶۰۰	میر محمد خان صاحب	//
۳۵۹۱	چوہدری غلام رسول صاحب	۹ ۴/۶۱
۳۸۴	فیض محمد خان صاحب	//
۲۴۴۵	بشیر احمد صاحب	//
۲۹۷۴	چوہدری محمد اشرف صاحب	۱۰ ۴/۶۱
۴۰۸	حکیم محمد نذیر صاحب	//
۳۷۰	Bashir Ahmad Sh. Malik	//
۲۳۹۹	Mirza Manir Ahmad Sh. Khalid.	//
۲۷۲۳	Hadayat Allah Sh. Bangui	//
۱۸۹۲	سید غلام احمد صاحب نشتر	۱۱ ۴/۶۱
۴۰۳۳	رشید احمد صاحب سلیم	//
۱۲۰۳	Syed Rafiq Ahmad Sh.	//
۱۲۶۵	چوہدری عزیز احمد صاحب	۱۲ ۴/۶۱
۴۲۴	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	//
۱۹۶۶	Abdul Raman Sh.	//
۲۷۳۱	حوالدار عبدالواحد صاحب دہتاسی	//
۳۴۳۹	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد	۱۳ ۴/۶۱
۴۳۷۰	محمد ارشاد صاحب پراچہ	//
۳۴۷۱	چوہدری احمد علی صاحب	//
۲۵۰۴	برکت علی صاحب	//
۲۵۰۷	ڈاکٹر ملک سلطان احمد صاحب	//
۲۵۰۸	بیگم صاحبہ نبی احمد صاحب	//
۲۵۱۰	غلام مصطفیٰ صاحب	//
۲۱۲۷	بشیرالدین صاحب کمال	//
۲۴۷۹	Noor-ud-Din Sh.	۱۴ ۴/۶۱
۲۵۴۷	ملک سعید احمد خان صاحب	//
۲۶۱۴	مرزا عبدالحکیم صاحب	//
۵۰۵	راجہ علی محمد صاحب	//
۲۸۴۶	میجر سید محمود احمد شاہ صاحب	۱۵ ۴/۶۱
۲۹۹۹	فیروز خان صاحب	//

گیارہ اور اشیاء کھلے لائسنس کے تحت کر دی گئیں

صارفین کے مفادات اور مصنوعی قلت روکنے کے لئے حکومت کا اقدام

راولپنڈی ۸ر مارچ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ صدارتی کابینہ نے گیارہ اور اشیاء کھلے عام لائسنسوں کے تحت درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے بتایا یہ فیصلہ صارفین کے جائز مفادات کے تحفظ اشیاء کی مصنوعی کمی کے سدباب اور قلت کے حالات کے دوران زائد قیمتوں کی وصولی کو روکنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔

وزیر تجارت نے یہ بات کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتائی کہ جو گیارہ اشیاء کھلے عام لائسنس پر رکھی گئی ہیں وہ یہ ہیں:۔ لوہا اور فولاد (جس میں دھاتیں شامل ہیں) ٹریکٹر اور ٹریکٹروں کے فالتو پرزے سمینٹ (صرف مشرقی پاکستان کے لئے) خود بخود چلنے والی گاڑیاں ٹائر اور ٹیوب۔ بچوں کا غذائی دودھ ٹائپ رائٹر اور دفتری مشینیں، لیبارٹری کا شیشے کا سامان اور فنی و تعلیمی اداروں کے لئے سائنسی آلات زندگی بخش اور دوسری ضروری ادویہ!

وزیر تجارت نے کہا ان اشیاء کے لئے درآمدی لائسنسوں کے اجراء کا طریق کار مزید آسان کر دیا گیا ہے!